جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ

مکتوبِ فرانس

ڈاکٹر محمد حمید اللہ، معروف سکالر، محقق، مصنف اور سراپا علم و دانش ہیں ان کے بعض آراء اور افکار (جو ہو سکتا ہے کہ ان کی طرف غلط منسوب ہوئے ہوں) سے اختلاف کی گنجائش کے باوجود ادارہ ان کی علمی عظمت، تحقیقی خدمات اور قرآن و سنت کے علوم و معارف کے سلسلہ میں ان کی مساعی کا معترف ہے ماہنامہ الحق ان کا ہمیشہ منظورِ نظر رہا۔ الحق کے مقالات، مضامین اور فنی امور بلکہ کتابت تک کی تصحیح پر ان کی نظر رہتی ہے ذیل کے مکاتبت زبان و بیان کی اصلاح سے متعلق ہیں نذرِ اشاعت ہیں تاکہ قارئین بھی حظِ وافر حاصل کر سکیں۔ (ادارہ)

(۱) مخدوم و محترم زاد مجدکم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ماہِ صفر ۱۴۱۳ھ کا شمارۂ الحق آپ کی عنایت سے ابھی ابھی ملا، ممنون ہوا۔ گستاخی معاف ہو ایک چھوٹی سی چیز عرضِ طلب معلوم ہوئی۔

اس شمارے کے صفحہ ۶۲ پر "تفصیل آیاتِ القرآن" پر تبصرے کے سلسلے میں اس کے مؤلفِ اصلی کا نام جول لابوم بتایا گیا ہے، عربی میں ؟ "ژ" نہیں ہے جسے ہم (ژ) لکھتے ہیں۔ ہمارے عرب بھائی اسی کو (ج) لکھنا پسند کرتے ہیں۔ اگر ہم اس فرانسیسی مستشرق کا نام (ژول لابوم) لکھیں تو صحیح تر ہوگا، ورنہ اردو میں غلط فہمی پیدا کرے گا۔ اسے تبصرے میں، ذرا نیچے (ادوار موفتیہ) کا نام آیا ہے۔ اس نومسلم فرانسیسی کے نام کا تلفظ (ایدوار مونتے ای) اصل سے قریب تر ہوگا۔ ناچیز محمد حمید اللہ ۱۸-۹-۱۹۹۲ء

(۲) مخدوم و محترم زاد مجدکم

سلام مسنون۔ ابھی ابھی ایک خط محترم کے نام روانہ کیا۔ اس میں سہواً چھوٹی ہوئی باتوں کے بسبب یہ تتمہ گزران رہا ہوں۔

موقر رسالہ الحق کے شمارۂ صفر ۱۴۱۳ھ کے صفحہ ۶۲ میں اگر یہ نظر آیا کہ بعض فرانسیسی ناموں کا اردو املاء مطابقِ اصل نہیں ہے تو صفحہ ۶۱ پر یہ نظر آیا کہ جرمن ناموں کا بھی یہی حال ہے۔ کشاف اصطلاحات الفنون کے ناشرِ اول کا نام سپرنگر لکھا ہے۔ یہ جرمن تھا اور کلکتہ میں انگریزی ملازمت میں کام کرتا تھا۔ اس نام کا

صحیح تلفظ شپیر نگر ہوتا ہے (س سے نہیں، ش سے)

بہت دن ہوئے کراچی کے اخبار قومی زبان کے شمارہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں یہ گزارش کی تھی کہ "ایک موتمر رسم الخط و اعراب کی ضرورت" ہے (کیونکہ ایک ہی غیر عربی آواز کو اردو میں ایک طرح لکھا جاتا ہے تو ایران میں، افغانستان میں، مصر میں، الجزائر میں عربی رسم الخط والی زبانوں ہی میں باہم اختلاف ہوتا ہے)۔ پھر بدرجۂ اقل قومی زبان (کراچی) ہی کے شمارہ ۱۶ جون ۱۹۵۰ء میں "پاکستانی زبانوں کا رسم الخطی وفاق" کے عنوان سے مضمون لکھا۔ یہ بھی یاد دلاتا چلوں کہ ۱۹۴۵ء میں جب میں نے "جدید قانون بین الممالک کا آغاز" نامی کتاب کا فرانسیسی سے اردو میں ترجمہ کیا، اور اس کتاب میں سینکڑوں فرنگی نام پائے گئے تو کتاب کے پیش لفظ میں فرنگی زبانوں کے مستعلمہ ناموں کے لیے اردو میں املاء اور اعراب سے بحث کی۔ ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔

انگریزی یعنی لاطینی خط میں حرف (J) لیجئے۔ اس کا تلفظ انگریزی میں (ج) ہوتا ہے، فرانسیسی میں (ژ)، جرمنی میں (ی)، اسپینی میں (خ)۔

تبارک اللہ احسن الخالقین ؎

نیازمند

محمد حمید اللہ ۱۸-۹-۱۹۹۳ء

(بقیہ صفحہ ۴۳ سے)

اعتماد کیا۔ محمد بن تغلق نے ان کے بجائے غیر ملکیوں کو اقتدار میں شریک کرنے کا طریقہ اختیار کیا۔ جو زیادہ کامیاب نہیں ہوا۔ فیروز شاہ نے غلامی کے ادارے کے احیا کی کوشش کی مگر اس کے غلام ہندوستانی تھے اور ان کے پس منظر میں ترکی غلاموں جیسی تعلیم و تربیت نہیں تھی، اس لیے وہ کامیاب نہیں ہوئے۔

ہندوستان میں ترکی غلاموں کے مستحکم ادارے کو بلبن نے ختم کیا اور بعد کے سیاسی حالات نے اس کو بالکل مٹا دیا لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ان ترکی غلاموں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام و استحکام میں بڑا نمایاں حصہ لیا۔